اچھے اور بُرے غدار

تحریر: سہیل احمد لون

الطاف بھائی نے حسب روایت عالمِ مدہوشی میں پاکستان، حساس اداروں اور کچھ میڈیا ہاؤسز کے خلاف ایسی اشتعال انگیز تقریر کی جس نے متحدہ کے کارکنوں میں ایسا جنون بھر دیا کہ انہوں نے روشنیوں کے شہر کراچی میں جلاؤ گھیراؤ اور توڑ پھوڑ کا بازار ایک بار پھر گرم کر دیا۔ رینجرز کو بالآخر میدان میں اترنا پڑا۔ ڈاکٹر فاروق ستار سمیت متحدہ کے دیگر سیاسی رہنماؤں کو گرفتار بھی کیا گیا۔ حساس ادارے نے جتنی چابکدستی سے انہیں گرفتار کیا اس سے زیادہ برق رفتاری سے رہا بھی کر دیا شاید فاروق بھائی نے معاملے کی سنجیدگی کو سمجھنے میں دیر نہیں لگائی۔ کبھی زرداری نے پاکستان کھپے کا نعرہ لگا کر سیاسی درجہ حرارت کم کیا ایسے ہی فاروق ستار نے پاکستان زندہ باد اور الطاف بھائی کے منفی بیانات اور اشتعال انگیز تقریر سے لاتعلقی کا اظہار کر کے عوام سمیت ریاستی اداروں کو لولی پاپ دے دیا۔ متحدہ قومی موومنٹ کا الطاف بھائی سے قلب و نبض کا رشتہ ہے دونوں ایک ساتھ تو چل سکتی ہیں الگ کرنے کی صورت میں دونوں کا وجود ختم ہو جائے گا۔ الطاف بھائی برطانوی شہری ہیں اور لندن میں مقیم ہیں اور برطانیہ میں اظہار کی بھی مکمل آزادی ہے مگر اس کے باوجود اصول وضوابط اور قوانین بھی ہیں۔ میڈیا کوئی ایسی چیز چھاپ نہیں سکتا، نہ ہی دکھا یا نشر کر سکتا ہے جس میں توہین آمیز، دھمکی آمیز، یا ملکی یا قومی سلامتی کے خلاف زبان بولی جائے۔ اسی طرح کوئی تحریر یا امیج کی ریکارڈنگ بھی دکھانا جس سے کسی نسل، قوم کی ملک کی تضحیک ہوتی ہو بھی قانوناً جرم ہے۔ برطانوی میڈیا پبلک آرڈر ایکٹ 1986 اور براڈکاسٹ ایکٹ 1990 کے تحت کسی بھی میڈیا ہاؤس کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ کوئی ایسی چیز چھاپ دیں یا نشر کر دیں جس سے انارکی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ اگر برطانیہ میں میڈیا ہاؤسز اس بات کے پابند بنائے گئے ہیں کہ وہ نفرت انگیز مواد کی کوریج نہیں کریں گے تو وہاں یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ کوئی برطانوی شہری برطانیہ کے دارالحکومت میں بیٹھ کر یہی عمل بار بار دہراتا رہے۔ گزشتہ کئی ماہ سے الطاف بھائی کو پاکستانی نشریاتی ادارے عدالتی حکم کی وجہ سے کوریج نہیں دے رہے تھے۔ خطاب کے نشے میں اس مرتبہ وہ پاکستان کے خلاف بولے ہی نہیں بلکہ نعرے بھی لگا دیے۔ پاکستان میں اس کا ردعمل تو آنا ہی تھا مگر برطانیہ میں بھی اس کا بھرپور ردعمل دیکھنے میں آیا۔ 10 ڈاؤننگ سٹریٹ کے سامنے برطانیہ میں مقیم پاکستانیوں نے بھرپور احتجاجی مظاہرے کیے اور برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا کہ اپنے شہری کو قابو میں رکھیں۔ محبّ وطن پاکستانیوں کی ایک کثیر تعداد نے فون کے ذریعے پولیس میں شکایات درج کروائیں۔ اس سے قبل بھی ایک مرتبہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے الطاف بھائی کے خلاف برطانوی پولیس سے شکایات درج کروائیں تھیں۔ برطانوی پارلیمنٹ کے کچھ اراکین نے یہ مسئلہ ہاؤس آف کامنز اور ہاؤس آف لارڈز میں بھی اٹھایا تھا۔ الطاف بھائی پر پہلے ہی منی لانڈرنگ جیسے سنگین مقدمات عدالتوں میں چل رہے ہیں گو کہ پاکستان میں یہ سنگین نہیں۔ عوامی اور سیاسی دباؤ کے باوجود الطاف حسین کا آج تک کچھ نہیں ہو سکا اور نہ ہی ان کا مستقبل کوئی کچھ بگاڑ سکتا ہے یہی صورت حال منی لانڈنگ کے حوالے سے پاکستان

میں ہے۔ برطانیہ میں اصلی جمہوریت تو ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہاں سارے فیصلے پارلیمنٹ ہاؤس میں ہی ہوتے ہیں یہاں بھی اسٹیبلشمنٹ ہے اور بڑی تگڑی ہے۔ الطاف بھائی کی خوش قسمتی ہے کہ یہی مخفی طاقتیں ان کی پشت پناہی کرتی ہیں۔ الطاف بھائی میں جرات اظہار کی ایسی شکتی جو کڑوے گھونٹ پینے کے بعد ان میں آتی ہے جوش خطابت میں وہ بھارتی خفیہ ادارے راء کو بھی دعوت دیتے پائے گئے ہیں مگر ان کا کسی نے کیا بگاڑ لیا؟ آخر ان کے پاس عوامی مینڈیٹ کا لائسنس ہے وہ جو چاہے کریں ان سے کوئی کچھ نہیں پوچھ سکتا۔ قائد تحریک پر قانونی کارروائی ضرور کریں لیکن ایسا جرم تو دوسرے لوگوں نے بھی کیا ہے۔ محمود اچکزئی نے افغانستان میں جا کر پاکستان زندہ باد کے نعرے نہیں لگائے تھے بلکہ خیبر پختونخواہ کو افغانستان کا حصہ قرار دے دیا۔ میاں محمد نواز شریف نے بھی دو قومی نظریے کو غلط قرار دیا تھا، جرنیل کی گود میں بیٹھ کر سیاست سیکھنے والے میاں صاحب اقتدار میں آنے کے بعد جرنیلوں سے ہی سینگ پھنساتے رہے اور آج بھی عسکری قیادت سے زیادہ مودی سرکار سے سلوک ہے، ان کے آشیرباد سے وزیر دفاع فوج کے خلاف بیان بازی کرتا ہے اور ایک نجی ٹی وی چینل آٹھ گھنٹے حساس ادارے کے سربراہ پر الزامات کی بارش کرتا ہے مگر کوئی نہیں پوچھتا۔ سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ لگا کر وردی میں جمہوری چیمپئن بننے والے پرویز مشرف نے آئین بھی توڑا مگر اس کو کسی نہیں مروڑا۔ پاکستان کھپے کہہ کر ڈنگ ٹپانے والے زرداری نے بھی اپنی تقاریر میں فوج کے خلاف نفرت انگیز زبان استعمال کی مگر کسی نے بلاول ہاؤس سیل نہیں کیا۔ لال مسجد کے مولوی سمیت بہت سے ملاں حضرات پاکستان کی سالمیت پر ایک سوالیہ نشان ہیں مگر ان کے مدرسے کوئی سیل نہیں کرتا بلکہ عمران خان تو انہیں اپنے دفاع کیلئے تیس کروڑ عوامی ٹیکسوں میں سے دے دیتے ہیں۔ ماڈل ٹاؤن سانحہ میں ریاستی دہشت گردی ہوتی ہے مگر کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ ملک میں معاشی دہشت گردی کرنے والے حکومت کا مزہ لوٹ رہے ہیں ان کو کوئی نہیں پوچھتا تو الطاف بھائی نے اگر ''جوش خطابت'' میں کچھ بول دیا تو پوری سیاسی جماعت کو غدار نہ سمجھا جائے۔ الطاف بھائی کو اب برطانیہ میں مقیم ہوئے تقریباً ڈھائی دہائیاں بیت چکی ہیں۔ وہ برطانوی شہریت بھی رکھتے ہیں ان کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ لارڈ نذیر، جارج گیلوے یا برٹش پاکستانی ان کے خلاف جتنی مرضی شکایتیں کرلیں یا احتجاجی جلوس نکال لیں پولیس نے ان پر کوئی تھرڈ ڈگری تو استعمال کرنی نہیں، پولیس انکے خلاف جتنا مرضی مواد اکٹھا کر کے کراؤن پراسیکیوشن کو دے دیں ان کو بات کا اطمینان ہے کہ ان کو سزائے موت تو ہو نہیں سکتی۔ جہاں تھرڈ ڈگری کا رواج ہے اور سزائے موت کا قانون بھی نافذ عمل ہے وہاں انہوں نے جانا نہیں تو الطاف بھائی جیسے ہیں ویسے ہی رہیں گے۔ ''مرد مومن'' کے لگائے ہوئے دو سیاسی پودے آج تناور درخت بن چکے ہیں ایک نے پنجاب اور دوسرے نے کراچی حیدرآباد کو ہائی جیک کرلیا ہے۔ کوئی آمر ہو یا سیاسی رہنماء یہاں کچھ بھی کرلے اور آخر میں پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگا دے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں مگر سوال تو یہ ہے کیا یہ ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ ابھی کل کی بات ہے کہ قائد اعظم بارے نازیبا الفاظ استعمال کرنیوالے پاکستان کے مامے بنے بیٹھے ہیں، ابھی کل کی بات ہے ہم نے بنگالیوں پر گولیاں چلائی تھیں، ابھی کل کی بات ہے اے۔ این۔ پی غدار تھی، ابھی کل کی بات ہے بی بی سیکورٹی رسک تھی لیکن بی بی بھی عجیب سیکورٹی رسک تھی جو اپنی سیکورٹی نہ ہونے کی وجہ سے ملک پر قربان ہوگئی۔ حامد میر کی دکھتی رگ بلوچستان ہے خدا یا اسے بھی غور سے سمجھیں کہ اتنا سمجھدار اینکر بلوچ لیڈروں کے رویوں کے خلاف بات کرنے پر پارٹی کیوں بنا جاتا ہے، ابھی تو کل کی بات ہے

نوازشریف پر بھی غداری کا مقدمہ بنا تھا اور وہ اُس میں سزا بھی ہوئے لیکن معاہدہ کر کے چلے گئے ۔ الطاف بھائی کو کسی معاہدے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی وہ پہلے ہی محفوظ کمیں گاہ میں آ بیٹھا ہے جہاں کوئی مائی کالال اُس کا کچھ نہیں کر سکتا' یہ شاہنواز بھٹو تو نہیں کہ اُس وقت کا سامراج مل کر اُسے فارغ کر دے ۔ حالات بہت بدل چکے ہیں ۔ تمام باتیں اپنی جگہ پر لیکن جو پاکستان کو گالی دیتا ہے وہ اپنی ماں کو گالی دیتا ہے وہ کوئی بھی ہو ۔ ہمیں ہر اُس شخص کو قانون کی تلوار کے نیچے لانا ہو گا جو غداری کا مرتکب ہوا ہے ۔ خدارا ! وقت کم ہے اچھے اور بُرے غداروں میں تفریق نہ کریں' غدار تو غدار ہوتا ہے اچھا ہو یا برا ۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن ۔ سرے

sohailloun@gmail.com

24-08-2016